عاصی کرنالی

خاتم الانبیاء کے حضور

اے مصدرِ تخلیقِ جہاں! مطلعِ امکاں — اے مقطعِ پیغامبراں، ختمِ رسولاں

ہر حسنِ عمل تیرا ہدایت ہی ہدایت — ہر جلوۂ سیرت ترا قرآن ہی قرآں

خالق ترا مدّاح، خلائق تری حمّاد — انساں ترے مدّاح، ملک تیرے ثناخواں

افلاک ترے چتر، مہر و ماہ ترے تاج — آفاق ترا تخت، زمانہ ترا ایواں

قرآں ترا قانون، شریعت ترا پرچم — توحید تری مہر، عدالت ترا فرماں

ہر شخص تری ذاتِ گرامی پہ فدا ہے — ہر فرد ترے نام کی تقدیس پہ قرباں

پرچم تری عظمت کا سرافراز رکھا ہے — اس دیس کے افراد نے، اے شاہِ دل و جاں

اے محسنِ کونین! ترے کام تو آئے — ہم ایسے گنہگار و سیہ کار و پشیماں

لیکن ہمیں توفیقِ عمل تو نے عطا کی — تجھ سے ہوا اس راہ کا ہر مرحلہ آساں

مسلم نہیں جو ختمِ نبوت کا ہے منکر — یہ شق تو اب آئینِ وطن کی ہے رگِ جاں

اے شاہِ عرب ماہِ عجم، جاہِ دو عالم — اے شانِ خدا جانِ بشر روحِ مسلماں

ہم کون؟ کہ ہوں حافظِ ناموسِ رسالت — ہم کون؟ کہ ہوں ختمِ نبوّت کے نگہباں

ہم کیا؟ کہ ترے نور کو صرصر سے بچائیں — ہم کیا؟ کہ رہے ہم سے تری شمع فروزاں

شمشیر کا محتاج نہیں تاجِ نبوت — فانوس کا محتاج نہیں مہرِ درخشاں

ہم خود ترے محتاج ہیں اے رحمتِ کونین — ہے تیری نظر حافظِ ناموسِ مسلماں

سب کچھ ترا صدقہ ہے یہ قرآں یہ احادیث — سب کچھ تری بخشش ہے یہ اسلام یہ ایماں

اک فخر لئے پھرتے ہیں اے فخرِ دو عالم — اک ناز لئے پھرتے ہیں اے نازشِ دوراں

یہ فخر کہ سینہ تری الفت سے ہے شاداب — یہ ناز کہ دل میں ہے ترا عشق گل افشاں

یہ سب ہے ترے عشق کا اعجاز کہ مومن — تھم جائے تو کہسار، مچل جائے تو طوفاں

لہرائے تو بجلی ہے بھڑک جائے تو شعلہ — رک جائے تو بادل ہے برس جائے تو باراں

جو عشق تری ذاتِ گرامی سے ہے ہم کو — اس عشق سے صادر ہوا اک کارِ نمایاں

یہ جذبۂ کم پایہ پسند آئے تو الطاف

یہ خدمتِ بے مایہ پذیرا ہو تو احساں

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ

دینِ اسلام کا مزاج اور اس کی نمایاں خصوصیات

اس کائنات میں ہر زندہ اور متحرک شئے کا ایک خاص مزاج کچھ نمایاں خصوصیات، اور ابھرے ہوئے خط و خال ہوتے ہیں، جن سے اس کی "شخصیت" کی تشکیل اور اس کا تعین ہوتا ہے، اور وہ اس کی صفات ممیزہ قرار پاتی ہیں، اس میں افراد، جماعتیں، ملتیں اور قومیں، مذاہب اور فلسفے یکساں طور پر شریک ہیں، وہ سب اپنی کچھ امتیازی خصوصیات اور نمایاں علامات رکھتے ہیں، اس لئے یہ دریافت اور تحقیق حق بجانب ہے، کہ اس دین (اسلام) کی صفات ممیزہ اور اس کی شخصیت کے صحیح خط و خال کیا ہیں؟ دین کی تفصیلات، تعلیمات، ہدایات اور معین قوانین و ضوابط کے مطالعہ اور جستجو سے پہلے ہمیں اس حقیقت سے باخبر ہو جانا چاہیئے، کیونکہ دین سے مکمل طور پر فائدہ اٹھانے، اور اس کے رنگ میں رنگ جانے کے لئے یہی فطری طریقہ، اور اس کے قفل کی شاہ کلید ہے۔

سب سے پہلے ہمیں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ یہ دین ہم تک حکیموں اور دانشوروں، ماہرینِ قانون علمائے اخلاق و نفسیات، کشورکشا اور قانون ساز، بانیانِ سلطنت، خیالی گھوڑے دوڑانے والے فلاسفہ، اور طالع آزما سیاسی رہنماؤں، اور ملکوں اور قوموں کے قائدین کے ذریعہ نہیں پہنچا۔ یہ دین ہم تک ان انبیائے کرام کے ذریعہ پہنچا ہے، جن کے پاس خدائے تعالیٰ کی وحی آتی تھی، اور جن کا سلسلہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ختم ہو چکا ہے، حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے دن یہ آیت نازل ہوئی تھی:-

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط (مائدہ - ۳)	آج ہم نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

اور جن کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہے:-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ اِنْ	اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے